امید
جمیل عثمان

غم نہ کر اے دل وصال یار کے دن آئیں گے
محفلیں پھر گرم ہوں گی دوست پھر مل جائیں گے

پھر چلیں گے کوئے جاناں کی طرف دیدار کو
بام سے اپنی جھلک وہ پھر ہمیں دکھلائیں گے

پھر گلے باہم ملیں گے، ہوں گے پھر شیر و شکر
پھر محبت کے ترانے مل کے ہم سب گائیں گے

پھر سرود و رقص کے ہوں گے وہ ہنگامے بپا
پھر دوپٹوں کے پھریرے جا بجا لہرائیں گے

چاندنی راتوں میں پھر ملنے کے ہوں گے سلسلے
پھر وفور شوق سے دیوانے کھنچتے آئیں گے

وصل کی شب پہلوئے جاناں میں ہو گی پھر بسر
ہجر کے مارے ہوئے اپنی مرادیں پائیں گے

پھر سمندر کے کنارے ریت پر چلتے ہوئے
صبح کی پہلی کرن سے روح کو گرمائیں گے

آ ملیں گے سینہ چاکان چمن سے سینہ چاک
جو بھی ہوں شکوے گلے پہلے کے سب مٹ جائیں گے